نیا سال مبارک!

نئے سال کا آغاز ہوا چاہتا ہے اور اس موقع پر اکثر ہم نئی شروعات کرتے ہیں ہم نئے منصوبے بناتے ہیں اور پُرانے منصوبوں کے بارے میں نیا جوش اور جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ نیا سال پرانے سے بہتر ہو۔ میرا ماننا ہے کہ صرف اسی وجہ کی بنیاد پر نحمیاہ کی کتاب کا مطالعہ کرنا ہمارے لیے روحانی اعتبار سے روحانی تازگی اور قوت کو سبب ہوگا۔

نحمیاہ کی کہانی کا آغاز ہمارے خداوند یسوع مسیح کی پیدائش سے ۵۸۷ سال پہلے شروع ہوتا ہے۔ نبوکدنظر اسرائیل میں داخل ہوا تھا، اُس نے یروشلیم کو برباد کر دیا اور بشمول ہیکل، سب کچھ جلا کر راکھ کر دیا تھا اسرائیل کا سارا خزانہ لُوٹ کر لے گیا تھا اور اور بنی اسرائیل کو اسیر بنا کر لے گیا تھا۔ اس واقعہ کے ۵۰ سال کے بعد ۵۳۹ میں بادشاہ جب کہ اسرائیلی اسیری ہی میں تھے اخسویرس نے اجازت دی کہ اسیر اپنے ملک کو واپس جا سکتے ہیں نا صرف اپنے گھروں کو جا سکتے ہیں بلکہ اپنا مال و اسباب جو اُنہوں نے اسیری میں اکٹھا کیا تھا اُسے بھی لے جا سکتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ مہربان دل تھا بلکہ یہ اُس کا نوآبادیات کا ایک طریقہ تھا۔

اور اب نومبر کا مہینہ تھا اور سن ۴۴۶ تھا۔ اور بادشاہ ارتخششتا کے دربار میں ایک شخص ہے جو بادشاہ کا ساقی ہے اور اُس کا نام نحمیاہ ہے یہ اُس بقیہ میں سے تھا جو واپس نہیں جا پائے تھے۔ (نحمیاہ ۱:۱۱) اور بادشاہ کا ساقی ہونے کا مطلب یہ تھا کہ جو مے بادشاہ کو پیش کی جاتی تھی یہ پہلے اُس مے کو چکھتا تھا کہ کہیں اُس میں کسی دشمن میں زہر تو نہیں ملا دیا ہے۔ اس کے علاوہ حقیقت یہ تھی کہ وہ بادشاہ کا مُشیر بھی تھا ایک ایسا با اثر شخص جس کی دربار اور بادشاہ تک رسائی ہر روز کا معمول تھا۔ بادشاہ کے حضور آنا اور دربار میں آنا اُس کا روز کا کام تھا۔ نحمیاہ اپنی کہانی کا آغاز کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ وہ اس وقت بادشاہ کے ساتھ اُس محل سوسن میں تھا۔ لیکن اس سارے وقت میں نحمیاہ کے دماغ میں صرف ایک ہی بات ہے کہ اُس کے کچھ بھائی یروشلیم سے واپس آئے ہیں اور اُس کے دل میں جو بات تھی وہ اُن سے جاننا چاہتا ہے۔ نحمیاہ ۱:۲ میں نے اُن سے اُن یہودیوں کے بارے میں جو بچ نکلے تھے اور اسیروں میں سے باقی رہے تھے اور یروشلیم کے بارے میں پوچھا۔ اور نحمیاہ کا مقصد محض چند ماضی کی یادیں تازہ کرنا نہیں تھا بلکہ وہ جانتا اور سمجھتا تھا کہ اسرائیل اُس کے لیے محض خوشگوار یادوں سے کہیں بڑھ کر ہے وہ جانتا تھا کہ اسرائیل محض ایک خطہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک قوم ہے خواہ وہ مصر کی غلامی میں ہو یا بابل میں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ خدا کا عہد ہے یہ لوگ ابراہام کی نسل ہیں جس نے اُس وعدے پر یقین کیا تھا جب خدا نے اُسے کہا تھا کہ وہ اُسے ایک بیٹا عنایت کرے گا۔ (پیدائش ۱۵:۵۔۶ اور رومیوں ۴:۳۔۱۷) ابراہام کو خدا نے یہ بھی وعدہ دیا تھا کہ وہ قوموں کو باپ کہلائے گا جن کو خدا پوری دنیا میں سے جمع کرے گا (پیدائش ۱۲:۳، ۱۵:۵۔۶ رومیوں ۴:۳، ۱۷) اور اس وعدہ میں ہم سب بھی شامل ہیں جو غیر اقوام سے ہیں لیکن یسوع مسیح پر ایمان لا کر ابراہام کی نسل اور روحانی اسرائیل کہلاتے ہیں (گلتیوں ۶:۱۶، رومیوں ۴:۱۶، رومیوں ۹:۶۔۸) ابراہام کی نسل اس وعدے کی وارث تھی کہ اُن کے درمیان میں سے مسیح موعود پیدا ہوگا (رومیوں ۹:۳۔۹) اور نحمیاہ کے دل و دماغ میں یہی لوگ ہیں۔ اور یروشلیم بھی محض ایک عام شہروں کی طرح ایک شہر نہیں تھا بلکہ یہ وہ مقام تھا جہاں ہیکل موجود تھی اور جہاں ہر سال یومِ کفارہ کے دن، گناہوں کی معافی کے لیے برہ ذبح کیا جاتا تھا لیکن آپ کو یاد ہوگا ہمارے خداوند یسوع مسیح نے یہ کہا تھا کہ اس ہیکل کو ڈھا دو اور میں اسے تین دن میں کھڑا

کروں گا (یوحنا۲: ۱۸۔۲۲) اور مسیح خداوند کے دشمنوں کا ایسا لگا جیسے خداوند یسوع مسیح پتھر اور سیمنٹ کی اس عمارت کی بات کر رہے ہیں۔ بلکہ یسوع مسیح تو اپنے بدن کے متعلق بات کر رہے تھے جو مصلوب ہوگا دفن ہوگا اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ گویا پتھر اور سیمنٹ سے بنی ہوئی ہیکل ایک نشان تھا جو خداوند یسوع مسیح سردار کاہن کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور خدا کے برہ کی طرف جو کہ یسوع مسیح ہے۔ ہیکل خدا کے جلال اور اُس کے روح کا مسکن تھا لیکن اب وہ دونوں خداوند یسوع مسیح میں ہیں۔ (یوحنا۱۱: ۱۴) مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد خداوند یسوع مسیح باپ کے پاس واپس چلے گئے جہاں سے وہ آئے تھے پھر یہ یروشلیم شہر ہی تھا جہاں خدا نے اپنے روح کو اپنے لوگوں پر نازل کیا، (۱کرنتھیوں۳: ۱۶) یروشلیم نا صرف صرف اس بات کو نمونہ تھا کہ یسوع مسیح بنی انسان کے لیے کیا کریں گے بلکہ خدا کے لوگوں کے لیے دارالخلافہ بھی جہاں خدا کو روح خدا کے لوگوں کی زندگیوں آ کر اُن کے اندر سکونت کرے گا۔ اس طرح خدا کے تمام وعدے خداوند یسوع مسیح میں اور یروشلیم میں پورے ہوتے ہیں۔

لیکن جب نحمیاہ اپنے بھائیوں سے بچ جانے والے بقیہ کے بارے میں پوچھ رہا تھا تو کیا وہ یہ سب جانتا تھا؟ کیونکہ اب جب ہم واپس تاریخی دور میں جاتے ہیں تو بہت سی باتیں ہم پر واضع ہوتی ہیں۔ لیکن اُس وقت نحمیاہ جیسے خدا کا خوف رکھنے والے ان ساری باتوں کو سمجھ نہیں پاتے تھے۔ پطرس رسول اپنے خط میں اس بات کو واضع کرتا ہے (۱پطرس۱: ۱۰،۱۲) اسی نجات کی بابت اُن نبیوں نے بڑی تلاش اور تحقیق کی جنہوں نے اُس فضل کے بارے میں جو ہم پر ہونے کو تھا نبوت کی۔ اُن پر یہ ظاہر کیا گیا کہ وہ نہ اپنی بلکہ تمہارے خدمت کے لیے یہ باتیں کہا کرتے تھے جن کی خبر اب تم کو اُن کی معرفت ملی جنہوں نے روح القدس کے وسیلہ سے جو آسمان پر سے بھیجا گیا تم کو خوشخبری دی اور فرشتے بھی ان باتوں پر غور سے نظر کرنے کے مشتاق ہیں۔ عبرانیوں کی کتاب کا مصنف بھی یہی لکھتا ہے ’’اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے، اس زمانہ میں بیٹے کی معرفت کلام کیا‘‘ اب ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ نحمیاہ جاننا چاہتا تھا کہ خدا کے لوگوں کے کیا کچھ ہو رہا ہے اُن پر کیا گذر رہی ہے اور دنیا کے لیے خدا کے منصوبے کا کیا ہوا؟ کیونکہ جو اُس کے بھائیوں نے جو یروشلیم سے واپس آئے بتایا تھا وہ سب کچھ پریشان کُن تھا۔ لکھا ہے کہ انہوں نے بتایا نحمیاہ۱: ۳، انہوں نے مجھ سے کہا کہ وہ باقی لوگ جو اسیری سے چھوٹ کر اُس صوبہ میں رہتے ہیں نہایت مُصیبت اور ذلت میں پڑے ہیں اور یروشلیم کی فصیل ٹوٹی ہوئی ہے اور اُس کے پھاٹک آگ سے جلے ہوئے ہیں۔ یہ سب سُن کر نحمیاہ کا دل ٹوٹ گیا تھا۔ نحمیاہ۱: ۴ لکھا ہے جب میں نے باتیں سُنیں تو بیٹھ کر رونے لگا اور کئی دنوں تک ماتم کرتا رہا اور روزہ رکھا اور آسمان کے خدا کے حضور دعا کی۔ زبور نویس کی طرح، زبور ۷۱: ۱۔۳ نحمیاہ اُس سب حال کو سُن کر رونے لگا، یسوع مسیح نے بھی اپنے دوست لعزر کے لیے یہی کیا۔ (یوحنا۱۱: ۳۵) یسوع مسیح یروشلیم کی طرف مُنہ کر کے بھی رود یئے، کیونکہ بنی اسرائیل نے آپ کو رد کر دیا تھا (یوحنا۱۴: ۳۴) پھر گتسمنی کے باغ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا وہ اُس کے ساتھ جاگیں اور دعا کریں کیونکہ وہ غمگین تھا۔ ہم بھی اپنی دکھی حالت میں، اپنی درد اور غم کی حالت میں رو سکتے ہیں جو کچھ دنیا میں ہمارے اردگرد ہو رہا ہے اُس کو دیکھ کر بھی آنسو آتے ہیں۔

لیکن یاد رکھیں اکثر غم کی گھڑیاں بہترین دعائیہ زندگی کا آغاز ہوتی ہیں یہی نحمیاہ نے بھی کیا۔ اُس نے اپنا دل خدا کے سامنے اُنڈیل دیا اور

دعا کی اور روزہ رکھا،نحمیاہ کی دعا کے بارے میں ہم چند باتیں سیکھ سکتے ہیں۔

۱)ہمارے خداوند یسوع مسیح نے جیا کہ ہمیں سکھایا ہے"اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے"(متی ۶:۹)اسی طرح نحمیاہ نے بھی دعا کا آغاز کیا۔نحمیاہ ۱:۵۔۶اور کہا اے خداوند آسمان کے خدا خدایِ عظیم اور مُہیب جو اُن کے ساتھ جو محبت رکھتے اور تیرے حکموں کو مانتے ہیں عہد اور فضل کو قائم رکھتا ہے میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو کان لگا اور اپنی آنکھیں کھلی رکھ تا کہ تو اپنے بندہ کی اُس دعا کو سُنے جو میں اب رات دن کرتا ہوں۔نحمیاہ نے دعا میں خدا کی عظمت کا اقرار کیا اور اس بات کا شکر ادا کیا کہ وہ اپنے وعدوں میں سچا ہے۔یاد رکھیں اگر ہماری دعا اس مقام سے شروع نہیں ہوتی تو ہم حوصلہ ہارنے میں دیر نہیں کریں گے۔

۲)ہمارے خداوند نے دوسری بات دعا میں کہنا یہ سکھایا کہ تیری بادشاہی آئے تیری مرضی پوری ہے۔(نحمیاہ ۱:۶،۱۰،۱۱)نحمیاہ کہتا ہے کہ میں دن رات تیرے حضور دعا کروں گا،وہ تیرے بندے اور تیرے لوگ ہیں جن کو تو نے اپنی بڑی قدرت سے چھڑایا ہے کان لگا کر اپنے بندے کی دعا سُن لے اور کامیابی عطا کر۔بالکل یہی بات ہم دعائے ربانی میں کہتے ہیں کہ تیری مرضی آئے۔

۳)نحمیاہ کی دعا پڑھ کر یوں معلومات پڑتا ہے جیسے اُس نے دعائے ربانی پڑھ رکھی ہو کیونکہ اس کے فوری بعد ہی وہ قوم کے گناہوں کا اقرار کرنے لگا۔نحمیاہ ۱:۶۔۷)اور بنی اسرائیل کی خطاؤں کو جو ہم نے تیرے خلاف کیں مان لیتا ہوں اور میں اور میرے آبائی خاندان دونوں نے گیا کیا ہے ہم نے تیرے خلاف بڑی بدی کی ہے۔

نحمیاہ کا ایمان ہے کہ گناہوں کے اقرار کے ساتھ برکات کا در کھلتا ہے۔نحمیاہ ۱:۸۔۹میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنے اُس قول کو یاد فرما جو تو نے اپنے بندہ موسیٰ کو فرمایا تھا کہ اگر تم میری طرف پھر کر میرے حکموں کو مانو اور اُن پر عمل کرو تو تمہارے آوارہ گرد آسمان کے کناروں پر بھی ہوں تو میں اُن کو وہاں سے اکٹھا کر کے اُس مقام پر پہنچاؤں گا جسے میں نے تیرے لیے چُن لیا ہے تا کہ اپنا نام وہاں رکھو نحمیاہ نے اپنی دعا کا اختتام اس درخواست پر کیا کہ خدا اُسے برکت اور کامیابی سے ہمکنار کرے۔اگلے ماہ ہم نحمیاہ کی کتاب کا باب نمبر۲ دیکھیں گے،اور میری دعا ہے کہ خداوند آپکو خیر سے رکھے،اور اپنا کلام پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔نئے سال میں خداوند کی قربت میں آنے کو اپنا پہلا مقصد رکھیں۔خداوند آپ کے ساتھ ہو۔